ارمغانِ نبی ۳

ارمانِ نبیؐ

ارمان قادری

ارمانِ نبیؐ

نعتِ رسولؐ و مناقبِ مقبولؐ کا دلکش مجموعہ

مولوی بشارت حسین خاں صاحب ارمان قادری
شعیب محمدیہ انٹر کالج۔ آگرہ

سیرت پبلشرز
امروہہ (یو، پی)

تعداد طبع اول ۵۰۰

ہدیہ عہ/

نومبر ۱۹۵۵ء

مطبوعہ تاج آرٹ پریس لال کنواں دہلی

یہ ہدیہ پیش کرنا ہے حضورِ ساقیٔ کوثرؐ
زہے قسمت جو ہو جائے قبولِ خاطرِ انورؐ

مرا مُنہ دیکھتی ہے حشر میں کس پیار سے رحمت
بیاضِ نعت دیکھے یا مری فردِ عمل دیکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السّلام

اَلْحَمْدُ

اللهم صل على المصطفى حبيب الله محمد
نبي الامي وعلى آله واصحابه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(ترجمہ)

سُبّوحٌ قدّوسٌ تعالیٰ

سُبحانَ ربّ الاعلیٰ

سب تعریف ہے تجھکو شایاں تو ہے رحیم اور تو ہے رحماں

روزِ قیامت والا

سُبحان ربّ الاعلیٰ

تیرے آگے سر کو جھکائیں تجھ سے مدد ہر کام میں چاہیں

تو ہے رحمت والا

سُبحان ربّ الاعلیٰ

سیدھی سچّی راہ بتادے نعمت کے رستے پہ لگادے

ارماں تیرا متوالا

سُبحان ربّ الاعلیٰ

اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ ہے اک نور منزّہ — مثل سے پاک اور ضد سے مبّرہ
رحم کا ماویٰ لطف کا ملجا — فضل کا مرکز فیض کا مبدا

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

داور، دادا، ریزد، یزداں — مومن باری خالقِ سبحاں
قادر، غافر مالک رحماں — حنّان و منّان و دیّاں

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

سب سے برتر سب پر فائق — سب کا مالک سب کا خالق
مومن مسلم کافر فاسق — سب کا داتا سب کا رازق

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

عذر نوازے عیب چھپائے — عصیاں دیکھے اور مٹائے
احساں پر احساں فرمائے — رحم و کرم کا مینہہ برسائے

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

لغزش و سہو و نسیاں بخشے — جُرم و خطا و عصیاں بخشے
دنیا میں سب ساماں بخشے — حشر میں باغِ رضواں بخشے

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

خود توفیقِ اطاعت بخشے — خود طاعت کی طاقت بخشے
خود نیکی کی ہمّت بخشے — اور پھر خود ہی جنّت بخشے

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

تجھکو تو خوئے رحم ہے فردِ گناہ کی نہ دیکھ
بندہ نوازیاں دکھا خامیٔ بندگی نہ دیکھ
قلب پہ میرے نقش ہے نام ترے حبیب کا
کس کا غلام ہوں یہ دیکھ معصیتیں مری نہ دیکھ
میری سرشت میں گناہ میرے خمیر میں گناہ
تیری خدائی کے نثار تو میری خودسری نہ دیکھ

کس کی تلاش ہے تری ڈھونڈھتا ہوں کسے تجھے
راہ نجات کی دکھا میری غلط روی نہ دیکھ

تیری عطائیں عیب پوش تیرا کرم بہانہ جو
نیکیوں کی تجھے قسم دیکھ مری بدی نہ دیکھ

رحم کا تیرے کیا حساب میرے گنہ کا کیا شمار
تو تو کرم کیے ہی جا میری ہماہمی نہ دیکھ

جوشِ طلب ہے گرم رو پاسِ ادب ہے سدّ راہ
شوق کی بیکلی نہ پوچھ عشق کی بے بسی نہ دیکھ

نظم ہے تیری حمد کی راگنی تیرے نام کی
فضل و کرم سے کر قبول اسمیں بری بھلی نہ دیکھ

جب نہ تخلص آسکے اس میں بشارتِ حزیں
یونہی غزل تمام کر فکر کی بے بسی نہ دیکھ

قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

(ترجمہ)

پڑھ لا الٰہ الا اللہ

کہہ مسلم اللہُ احد کہہ   پھر دل اللہُ الصمد کہہ
لم یلد اور ولم یولد کہہ   لا الٰہ الا اللہ

پڑھ لا الٰہ الا اللہ

لم یکن ہی اک صاف اشارہ   وہ ہی احد اور وہ ہے یکتا
کوئی نہیں ہم مرتبہ اس کا   لا الٰہ الا اللہ

پڑھ لا الٰہ الا اللہ

اس نے ہمیں انسان بنایا   خلعت کرمنا پہنایا
خیر اُمم ہم کو فرمایا   لا الٰہ الا اللہ

پڑھ لا الٰہ الا اللہ

اَلصَّلٰوةُ

اللّٰھُمّ صلّ علی المصطفٰی حبیب اللّٰہ محمّدٍ
نبیّ الامّیّ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم

ہر شے میں جھلکتی ہے سرکار کی رعنائی
سرگشتۂ جلوہ ہو کیوں کوئی تماشائی

جب حشر کی گرمی میں لہرائے ترے گیسو
بخشش کا سحاب اُٹھا رحمت کی گھٹا چھائی

گلیاں ہیں مدینے کی یا مشرقِ رحمت ہیں
جس سمت نظر اُٹھی رحمت ہی نظر آئی

قربان ہوئی بخشش جب نام لیا تیرا
رحمت نے بلائیں لیں جب یاد تری آئی

سرکار کے روضے سے ہرگز نہ ہٹا ارماں
رضواں بھی پکار آیا جنّت بھی پکار آئی

گوشہ گوشہ قلب کا آباد ہے
دل کی رگ رگ میں تمہاری یاد ہے

پیس ڈالا دورِ گردوں نے ہمیں
رحمت اللعالمین فریاد ہے

کیوں نہ سینے سے لگاؤں دلکو میں
یا نبیؐ اس میں تمہاری یاد ہے

آپ کے مُنہ سے نکل جائے جو بات
بس وہی اللہ کا ارشاد ہے

تم جو درسِ آدمیّت دے گئے
یاد ہے دُنیا کو اب تک یاد ہے

مٹ گیا ارماں نبیؐ کے عشق میں
قابلِ فخر و مُبارک باد ہے

پوچھتے کیا ہو ہماری آرزو
دل ہے تم ہو اور تمہاری آرزو

زندگی کیا ہے ہماری آرزو
آرزو کس کی تمہاری آرزو

بس یہی ہے اب تو ساری آرزو
آپ خود پوچھیں ہماری آرزو

ساری دنیا سے ہے پیاری ہم کو جاں
جان سے پیاری تمہاری آرزو

آرزو کے دین و ایماں کیا کروں
دین و ایماں ہے تمہاری آرزو

نامۂ اعمال میں لکھا ہے کیا
غم تمہارا یا تمہاری آرزو

اب یہی ارمان ہے ارمان کو
تم کرو اک دن ہماری آرزو

ہاں پڑھو واللیل گر ہو زلفِ سرور دیکھنا
دیکھ لو قرآں جو چاہو روئے انور دیکھنا

اللہ اللہ خواب میں وہ روئے انور دیکھنا
دیکھنا کوئی ذرا میرا مقدّر دیکھنا

دل کے آئینے میں کھینچی ہے شبیہِ مُصطفیٰ
اے سکندر میرے آئینے کے جوہر دیکھنا

ہاتھ آ جائے اگر خاکِ کفِ پائے رسُول
پھر مرا تارِ نظر عرشِ بریں پر دیکھنا

میں غلامِ مصطفیٰ ہوں میں گدائے مصطفیٰ
میری قسمت دیکھنا میرا مقدّر دیکھنا

اے غریبوں کے سہارے اے شفیعِ عاصیاں
اپنے ارماں کی طرف بھی روزِ محشر دیکھنا

دُنیا نہ دیں نہ خلد کا گلزار چاہیے
بس اِک نگاہِ رحمتِ سرکار چاہیے

زر چاہیے نہ گوہرِ شہوار چاہیے
ہاں چاہیے تو دولتِ دیدار چاہیے

ایمان کے قبالے کی تکمیل کے لیے
مُہرِ غلامیٔ شہِ ابرار چاہیے

مُجرم ذرا اِک اشکِ ندامت بہا تو دے
رحمت کو صرف جُرم کا اقرار چاہیے

آتی ہے شانِ رحمتِ حق جوش میں ابھی
ہلکی سی جنبشِ لبِ سرکار چاہیے

مستی ہی میں ہوس پاؤں ہیں اک مستِ ناز کے
ایسے میں ایک لغزشِ ہشیار چاہیے

شاہِ دیں سیّدِ ابرار مدینے والے — میرے مولا مرے سرکار مدینے والے

قابَ قوسین کے سردار مدینے والے — یعنی کونین کے مختار مدینے والے

تیرے جلووں کی جہاں بھر میں ضیا پاشی ہے — ہر جگہ ہیں ترے انوار مدینے والے

کس کا بردہ ہوں نکیرین بتاؤں تم کو — وہ جو ہیں ہاشمی سرکار مدینے والے

تو وہ مطلوبِ خدا ہے کہ ترے طالب کا — ہے خدا طالبِ دیدار مدینے والے

تو ہے رحمت ہمہ تن تو ہے کرم سر تا پا — تجھ پہ نازاں ہیں گنہگار مدینے والے

دیکھیں اب کون درِ خلد پہ روکے ہم کو — آتے ہیں احمدِ مختار مدینے والے

یہ تمنّا ہے کہ مٹ جائے ترے قدموں میں
تیرا ارمان گنہگار مدینے والے

یہ دل تم پہ صدقے یہ جاں تم پہ صدقے
دل و جاں ہی کیا دو جہاں تم پہ صدقے

فدا مذہب و مشرب و دین و ایماں
خیال و یقین و گماں تم پہ صدقے

رسالت کی معراج تم پر تصدّق
نبوّت کی رعنائیاں تم پہ صدقے

تصدّق ہوئے لَن ترانی کے جلوے
ہوئیں طور کی بجلیاں تم پہ صدقے

فدا خاک نعلین پر عرش و کرسی
ستارے نثار آسماں تم پہ صدقے

خدا اور عرشِ خدا سب تمہارے
مکیں تم پہ عاشق مکاں تم پہ صدقے

تخیّل کی رنگینیاں تم پہ قرباں
یہ ارمانِ معجز بیاں تم پہ صدقے

ہوگا نہ ہوا اب تک دنیا میں جواب اُن کا
بے مثل ہے یکتا ہے واللہ شباب اُن کا

رُتبہ تو خدا جانے ہم نے تو یہ جانا ہے
طٰہٰ ہے لقب اُن کا یٰسین خطاب اُن کا

والفجر کا غازہ ہے اُنکے رُخِ روشن پر
واللیل حجاب اُنکا والشمس نقاب اُن کا

اخلاق نرالے ہیں الطاف انوکھے ہیں
ہر فعل خدا جانے ہے فیض مآب اُن کا

بندے تو ہیں وہ لیکن اس شان کے بندے ہیں
معبود نے رکھا ہے محمود خطاب اُن کا

ظاہر ہیں حقیقت میں اللہ نما جلوے
کہنے کو رُخِ روشن ہے زیرِ نقاب اُن کا

رہنے دو فرشتہ تم رکھ چھوڑو سوال اپنے
کیا سمجھے ہوا ارماں کو خادم ہے جناب اُنکا

طیبہ میں جو اک گیسوؤں والا نظر آیا
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

لوٹ آئیں جو ہر سمت سے مایوس نگاہیں
اُس رحمتِ مطلق کا سہارا نظر آیا

جو عرش پہ چمکا تھا جو جھلکا تھا سرِ طور
گلیوں میں مدینے کی وہ جلوہ نظر آیا

خورشید قیامت نے پڑھی سورۂ واللیل
سرکار کی زلفوں کا جو سایہ نظر آیا

اللہ رے ان کے قدمِ ناز کی عظمت
اس در پہ مجھے عرش جبیں سا نظر آیا

سرکارِ مدینہ جو نگاہوں میں سمائے
چاروں طرف اللہ کا جلوہ نظر آیا

ارمان نے جنّت کو نظر بھر کے جو دیکھا
ہر سمت مدینہ ہی مدینہ نظر آیا

شاہِ دیں ماہِ عرب تاجِ شفاعت والے
دونوں عالم کے غریبوں کی حمایت والے

فتدلّیٰ کے مقامات کی خلوت والے
قابَ قوسین کے درجات کی قربت والے

صدقے اس آنکھ کے جس آنکھ نے دیکھا مجھکو
من رآنی کی نمودار حقیقت والے

تیری شوکت تری رفعت تو الم نشرح ہے
اور رفعنا لکَ ذِکرک کی کرامت والے

لن ترانی کے حجابوں سے جھلکنا کیسا
انجھی جا سامنے والنّور کی صورت والے

ناامیدی کے بھنور میں ہیں گنہگار ترے
اب ترا کام ہے اد آیہ رحمت والے

پردۂ نور میں گم تھا شب اسریٰ کوئی
اب سمجھ لیں جو سمجھنا ہو شریعت والے

میں ہوں اُن کا مجھے حشر کا غم کیا ارماںؔ
میرے لینے کو چلے آئیں گے جنّت والے

دل میں تری اُلفت کا اثر دیکھ رہے ہیں
رحمت سے بھرا قلب و جگر دیکھ رہے ہیں

وہ دیدۂ رحمت سے جدھر دیکھ رہے ہیں
رحمت کے ندیدے بھی اُدھر دیکھ رہے ہیں

در در تو بہت پھر چکے اے رحمتِ عالم
اب دیر سے بیٹھے ترا در دیکھ رہے ہیں

حق یہ ہے کہ حق بیں ہیں ترے دیکھنے والے
یوں دیکھنے کو شکلِ بشر دیکھ رہے ہیں

وہ قرب وہ خلوت وہ تکلّم شبِ اسریٰ
حیرت سے ملک شانِ بشر دیکھ رہے ہیں

اب یہ تو تمھیں جانو کہ اللہ کدھر ہے
بندے تو جدھر تم ہو اُدھر دیکھ رہے ہیں

موسیٰ سے کہو طور کے بھٹکے ہوئے جلوے
طیبہ کی طرف راہ گذر دیکھ رہے ہیں

اظہار کی حاجت نہیں وہ رحمتِ عالم
خود شوق سر ارماں کی نظر دیکھ رہے ہیں

تمناؤں سے کچھ کہہ کر اشاروں ہی اشاروں میں
انھیں لے آئیں انکی رحمتیں اُمیدواروں میں

تمھیں مختار ہو دونوں جہاں کے دونوں عالم کے
قضا و قدر چلتے ہیں تمھارے ہی اشاروں میں

جہاں کے دل ہوئے زندہ جہاں کی روح جی اُٹھی
تم آئے دہر میں یا جان آئی جاں نثاروں میں

تمھیں چھائے ہوئے ہو باغِ عالم کی فضاؤں پر
تمھارا رنگ پھولوں میں تمھاری بو بہاروں میں

طرب بخشا خوشی بخشی سکون بخشا اماں بخشی
قرارِ جان و دل بنکر وہ آئے بیقراروں میں

ہوا اُن سا نہ ہو اُن سا نہ تھا اُن سا نہ ہے اُن سا
وہ بے ہمتا کروڑوں میں وہ لاثانی ہزاروں میں

نبیؐ کے نام پر ارمان مٹ جائے تو اچھا ہو
خدا جاں دے تو اچھی دے نبیؐ کی جاں نثاروں میں

بس یہی کارِ خیر ہی کاش یہ زندگی میں ہو
جینا تری گلی میں ہو مرنا تری گلی میں ہو

عشقِ رسولِ کائنات ہو میرا مقصدِ حیات
شغل یہ جیتے جی رہے خاتمہ بھی اسی میں ہو

آپ کے عشق کی تڑپ چین نہ لینے دے مجھے
صبح بھی بےکلی میں ہو شام بھی بےکلی میں ہو

جھک کے حریمِ ناز میں سر کی خبر رہی تو کیا
سجدہ وہی ہے جو ادا عالمِ بیخودی میں ہو

خیر یہ نازشِ خودی زعم سہی غلط سہی
اور جو کہیں چھپا ہوا تو ہی مری خودی میں ہو

زندگی اس کا نام ہے یہ ہی کمال زندگی
آپ کا نام لب پہ ہو آپ کی یاد جی میں ہو

دیکھ یہ اشک آخری دیدۂ تر چھپائے رکھ
یہ میرے دل کا خون ہے جذبِ درِ نبیؐ میں ہو

چاہے تخلص آسکے بحر میں یا نہ آسکے
نام مرا خدا کرے دفترِ قادری میں ہو

جو محمدؐ پہ قربان ہوتا ہے وہی انسان انسان ہوتا ہے

دل کی رگ رگ میں عشقِ محمدؐ رہے جب تو ایمان ایمان ہوتا ہے

تم پہ مرنے کو مرنا نہ سمجھے کوئی یہ تو جینے کا سامان ہوتا ہے

ہاں چمک قبر میں ای مدینہ کے چاند دل اندھیرے میں حیران ہوتا ہے

رحمتِ حق کو آتا ہے رہ رہ کے جوش غم زدہ جب مسلمان ہوتا ہے

ایک لمحے میں تیرے تصوّر کے میری تسکیں کا سامان ہوتا ہے

اُسکو ہوتی ہے تیری زیارت نصیب جس پہ خالق کا احسان ہوتا ہے

ہر طرف دیکھتا ہوں جمالِ خدا دلمیں جب آپکا دھیان ہوتا ہے

آج مٹتا ہے عشقِ نبیؐ میں یہ دل
آج ارمان ارمان ہوتا ہے

ایمان جس کا آپ پہ قربان ہو گیا
حاصل حقیقتاً اسے ایمان ہو گیا

جس نے تمہارے عشق کو مذہب بنا لیا
اللہ کی قسم وہ مسلمان ہو گیا

اب دین سے غرض ہے نہ ایماں کا فکر ہے
اب تو تمہارا ذکر ہی ایمان ہو گیا

جاں وہ ہے جو حضور کے قدموں پہ ہو نثار
زندہ وہی جو آپ پہ قربان ہو گیا

ان نیم باز آنکھوں کے قربان جائیے
جس پہ نگاہ پڑ گئی انسان ہو گیا

حیران ہوں کہ اس رخِ انور کو کیا کہوں
مدّاح جسکے نور کا قرآن ہو گیا

واللیل ان کی زلف کی تفسیر ہو گئی
والشمس روئے پاک کا عرفان ہو گیا

اسکے قدم کی خاک پہ قربان جان و دل
جو جان و دل سے آپ پہ قربان ہو گیا

دونوں جہاں کا دل کو اب ارماں نہیں رہا
ارمان اب تو آپ کا ارمان ہو گیا

شوقِ سیرِ گلشنِ طیبہ مری آنکھوں میں ہے
روضۂ جنّت کا بیعانہ مری آنکھوں میں ہے

سُرمۂ مازاغ کے ڈورا مری آنکھوں میں ہے
جلوۂ ماہِ شبِ اسریٰ مری آنکھوں میں ہے

جب سے اک اللہ کا پیارا مری آنکھوں میں ہے
مطلقاً اللہ کا جلوہ مری آنکھوں میں ہے

خاکِ پائے حضرتِ والا مری آنکھوں میں ہے
حق تو یہ ہے حق نما سرمہ مری آنکھوں میں ہے

کُحلِ والّیل اذا یغشیٰ مری آنکھوں میں ہے
جب سے کوئی گیسوؤں والا مری آنکھوں میں ہے

لن ترانی کے حجابوں سے نکل پردہ نشیں
آ مری آنکھوں میں آ پردہ مری آنکھوں میں ہے

دل ہے مصروفِ تصوّر آنکھ ہے محوِ جمال
ہے مدینہ دل میں اور کعبہ مری آنکھوں میں ہے

اف احد کا شانِ احمد سے حقیق

~~اللہ اللہ شانِ احمد کا احد سے~~ ارتباط
کیا بتاؤں میم کا پردہ مری آنکھوں میں ہے

دیکھیے ارمانؔ یہ ارمان بر آتا ہے کب
خون بنکر حسرتِ طیبہ مری آنکھوں میں ہے

مجسّم رحم ہو فضل و کرم سر تا بہ پا تم ہو   غریبوں کا سہارا بیکسوں کا آسرا تم ہو

خدا کہتا ہے تم کو کون محبوبِ خدا تم ہو   وہ بندے ہو کہ بندوں کے خدا کا مدعا تم ہو

حقیقت کی جھلک تم ہو حقیقت کا پتہ تم ہو   حقیقت یہ ہے خود عینِ حقیقت مرحبا تم ہو

تمہیں پہچان کر اللہ کو جانا خدائی نے   تمہیں جانو خدا کیا ہے خدا ہی جانے کیا تم ہو

اگر دنیا میں رحمت ہے تو محشر میں شفاعت ہے   یہاں حاجت روا تم ہو وہاں مشکل کشا تم ہو

تمہیں ہو قاسمِ رحمت تمہیں ہو مالکِ جنّت   خدا میں اور بندوں میں کرم کا واسطہ تم ہو

حریمِ عرش ہو یا بامِ ایمن یا مرا سینہ   کہیں پرتو فگن تم ہو کہیں جلوہ نما تم ہو

کلامِ اوّلیں بھی تم پیامِ آخری بھی تم   جہاں کی ابتدا تم ہو جہاں کی انتہا تم ہو

رسالت تم پہ شیدا ہے نبوّت تم پہ نازاں ہے   امام المرسلیں تم ہو نبیّ الانبیا تم ہو

یہ دل اب کسکو چاہے اور یہ آنکھیں کسے دیکھیں
کہ ارماں کا سہارا حسرتوں کا آسرا تم ہو

دل میں تم آنکھوں میں تم نظروں میں تم
چھپ کے کیوں بیٹھے ہو ان پردوں میں تم

گل میں تم غنچوں میں تم کلیوں میں تم
صاف بے پردہ ہو سب پردوں میں تم

زندگی کی جانفزا خوشیوں میں تم
نزع کی اکھڑی ہوئی سانسوں میں تم

یاس کے ٹوٹے ہوئے تاروں میں تم
آرزو کے چاند کی کرنوں میں تم

ہلکے ہلکے آہ کے نغموں میں تم
میٹھے میٹھے درد کی تانوں میں تم

جلوہ گر پچھلے پہر راتوں میں تم
نور افشاں نور کے تڑکوں میں تم

دل جلوں کے رات کے سجدوں میں تم
بیکسوں کی صبح کی آہوں میں تم

کاکل و رخسار کے جلووں میں تم
اضطراب و درد کی آہوں میں تم

جگمگا اٹھو مری فریاد میں
جھلملاؤ اشک کے قطروں میں تم

ایک تم جلوے تمہارے بیشمار
کس قدر کامل ہو بہروپوں میں تم

بر ربابِ حسرت پہ تم نغمہ سرا
جلوہ گر ارمان کے نغموں میں تم

فلک کیا ہے جوارِ ذات میں خلوتکدہ اُنکا — زمیں پر آستانِ ناز کعبہ بن گیا اُنکا

بُتوں نے سر جُھکا کر خود ہی کلمہ پڑھ لیا اُنکا — جہاں کی تیرگی پر ظلِّ رحمت جب پڑا اُنکا

سرِ محشر ذرا اُنکی شفاعت کی ادا دیکھو — سہارا ڈھونڈتا ہی خود گروہِ انبیا اُنکا

یکایک حشر میں کیوں جوش آیا رحمتِ حق کو — کسی کے لب پہ شاید نامِ نامی آ گیا اُنکا

لطافت چاندنی سی آگئی خورشیدِ محشر میں — مُبارک ہو وہ گیسوئے مُبارک کُھل گیا اُنکا

خدائے پاک کی مدحت سرا ساری خدائی ہے — خدا کی شان ہے خود ہے خدا مدحت سرا اُنکا

نبوّت ایک ناز اُنکا رسالت اک ادا اُنکی — جسے اعجاز کہتے ہیں وہ اک انداز تھا اُنکا

تصدّق وہ جہاں اُنکی شفاعت کی اداؤں پہ — جہنّم سے بچا لینا تو ہے اِک کھیل سا اُنکا

خدا کی شیفتہ وہ ہیں خدا ہی شیفتہ اُن پر — خدا کو ناز ہے اُن پر خدا پر آسرا اُنکا

نبوّت خود تصدّق ہو گئی اُنکے تقدّس پر — رسالت نے ازل میں خود ہی کلمہ پڑھ لیا اُنکا

تصوّر اُنکا ذکر اُنکا ثنا اُنکی صفت اُنکی — خدا کے فضل سے ارمان بس اب ہو گیا اُنکا

مبارک اے زمانے امن و راحت کا پیام آیا

سلامت اے جہاں لے مالک دارالسّلام آیا

خدا کے پاس سے انعام کیا کیا اُنکے نام آیا

کلام آیا پیام آیا درود آیا سلام آیا

خدا میں اور اُن میں کیا تعلق ہے خدا جانے

خدا دل میں سمایا جب زباں پر اُن کا نام آیا

تمھاری یاد تھی جس نے بنادی میری ہر بگڑی
تمھارا نام نامی تھا جو ہر مشکل میں کام آیا

ہوا خیر البشر سید البشر افضل ہوا سب سے
بنی خیر الامم امت جو وہ خیر الانام آیا

جہاں سب ساتھ چھوٹے اور جہاں سب آسرے ٹوٹے
وہاں تم کام آئے یا تمھارا نام کام آیا

جہالت کے اندھیروں میں اُجالا کر دیا تم نے
تم آئے یا اندھیری رات میں ماہِ تمام آیا

بنادی دینِ فطرت کے مطابق دہر کی فطرت
تمھارے دم قدم کے ساتھ وہ فطری نظام آیا

جو جا نکلا کہیں سرکار کا ارماں سرِ محشر
پکاری رحمتِ حق شاعرِ خیر الانام آیا!

وہ ماہِ رسالت کیا کہنا وہ مہرِ نبوّت کیا کہنا

وہ نورِ ہدایت کیا کہنا وہ مظہرِ رحمت کیا کہنا

خود مرکزِ نورِ ہدایت کے خود نورِ ہدایت کیا کہنا

خود حامل آیۂ رحمت کے خود آیۂ رحمت کیا کہنا

وہ ان کا سحر گشت محشر وہ کاکلِ مشکیں شانوں پر

وہ تاجِ شفاعت زیبِ سر وہ بخشش اُمّت کیا کہنا

وہ سر پر ترضیٰ کا سہرا سینے پہ الم نشرح تمغہ

وہ تاجِ رفعنا ذکرک کا اللہ رے رفعت کیا کہنا

رخسارِ مُجلّیٰ شمسِ ضحیٰ سیمائے معلّیٰ بدرِ دُجیٰ

وہ روئے مُبارک صلِّ علیٰ وہ نورِ ہدایت کیا کہنا

تفسیرِ کرم تصویرِ سخا خود معطی اور خود عینِ عطا
خود رحمتِ مطلق سر تا پا خود قاسمِ رحمت کیا کہنا

اُس مصحفِ رُخ کی تفسیریں اُس ماہِ مبیں کی تنویریں
والشمس کی آیت کیا کہنا والنور کی صورت کیا کہنا

خود رازِ عیاں خود رمزِ نہاں خود ظاہر اور خود ہی پنہاں
خود باعثِ خلقِ کون و مکاں خود خلق کی زینت کیا کہنا

وہ گرمیٔ حشر وہ بارِ الم وہ ماہِ عرب کا فیضِ اتم
وہ میرے عمل وہ اُنکا کرم وہ جوشِ شفاعت کیا کہنا

یا حوصلۂ عرفانِ نبیؐ یا ولولۂ ارمانِ نبیؐ
اے صلِّ علیٰ فیضانِ نبیؐ ارمان کی قسمت کیا کہنا

خدا جانے ہوئے تھے کون عبد اللہ کے گھر پیدا

جہاں میں کما حقہ
~~بشر ہوتے~~ تو ہوتا پھر کوئی ایسا بشر پیدا

جو ممکن ہو تو اے تہذیبِ نو پھر آج کر پیدا

جو عالم کر گئی تھی ایک اُمّی کی نظر پیدا

ترے الطاف پر صدقے ترے انعام پر قرباں

بشر کی رہنمائی کو کیا خیر البشر پیدا

تمہارے دیکھنے والے کی آنکھیں بھی ہیں کیا آنکھیں

کہ پتّھر پر نظر ڈالے تو ہو جائے گُہر پیدا

فرشتے جسکے در کی خاک آنکھوں سے لگاتے ہیں

کیا تھا خاکِ مکّہ نے اِک ایسا بھی بشر پیدا

ابد تک جسکی طلعت سے زمانہ جگمگائے گا

ہوئی تھی مطلع فاراں سے ایسی اک سحر پیدا

ادب اے رہروِ مکہ یہ مکہ ہے یہ مکہ ہے

یہاں کی خاک سے ہوتے ہیں دل پیدا جگر پیدا

صلائے عام دے دو ہیں جہاں کے تنگ بینوں کو

ملو خاکِ مدینہ آنکھ میں کر لو نظر پیدا

صفِ محشر میں آپہنچا عرب کا گیسوؤں والا

فلک ہاں اب ہزاروں آفتابِ حشر کر پیدا

نبیؐ کی نعت میں جینا نبیؐ کی نعت میں مرنا

جو شاعر ہے تو اے ارمان یہ ارمان کر پیدا

تمھیں یا نبی جو شرف ملا وہ جہان بھر سے سوا ملا

تمھیں شانِ فخرِ بشر ملی تمھیں قربِ ذاتِ خدا ملا

درِ آرزو سے جو کچھ ملا مری آرزو سے سوا ملا

مجھے بے مثال نبیؐ ملے مجھے بے عدیل خدا ملا

جو جیوں تو تیرے جوار میں جو مروں تو تیرے دیار میں

جو یہاں کی خاک میں مل گیا وہ خدائے پاک سے جا ملا

تو خدا کے واسطے خود بتا ترے آستاں کو میں کیا کہوں

یہیں مجھکو رحمتِ حق ملی یہیں مجھکو فضلِ خدا ملا

وہ ملے کسی کو تو کیوں ملے اُسے خضر بھی تو نہ پا سکے

جو نبیؐ کے عشق میں گم ہوا وہ قریب ذاتِ خدا ملا

مجھے آج یہ تو بتاؤ تم کہ میں تمکو آج سے کیا کہوں
جو خدا کو ڈھونڈھا تو تم ملے تمھیں پا لیا تو خدا ملا

ترا جلوہ زار کہاں نہیں تری بام ناز کہیں نہیں
تجھے ڈھونڈھ آئے جہان میں تو ملا تو دل میں چھپا ملا

ترا عشق عین نجات ہے، ترے غم میں موت حیات ہے
تری جستجو میں جو مر گیا اُسے زندگی کا مزا ملا

ترے آستاں پہ جو سر جھکا تو قریب عرش پہنچ گئے
ترے در کی خاک میں مل گئے تو خدا کے گھر کا پتہ ملا

جو بشارت عشقِ رسولؐ میں تو فنا ہوا تو زہے نصیب
تجھے زیست میں بھی مزا ملا تجھے موت میں بھی مزا ملا

انیس راز و نیاز ہو تم جلیس درگاہِ ناز ہو تم
یہ حق ہی بیشک کہ قربِ حق سی مشرف و سرفراز ہو تم

تمھارے الطاف مہر گستر تمھارے اخلاق روح پرور
میں ناز کرتا ہوں بیکسی پر کچھ ایسے بیکس نواز ہو تم

حقیقتِ ذات کا پتہ ہو خدا سے ملنے کا راستہ ہو
تجلّیٔ حق کا آئینہ ہو خدا نمائی کا ساز ہو تم

خدا ہی جانے تمھارا رتبہ ہمیں تو معلوم ہی بس اتنا
کہ تم کو جانا تو حق کو جانا عجب حقیقت کا راز ہو تم

جسے نظر بھر کے دیکھ لو تم پڑیں جہاں بھر کی اُس پہ نظریں
گھڑی میں بندے کو شاہ کردو عجیب بندہ نواز ہو تم

ہماری کشتی بھی پار کردو تمھیں ہمارے بھی ناخدا ہو
کچھ اپنے ارماں کی بھی خبر لو سُنا ہے ارماں نواز ہو تم

تو مسلمانو مبارک ہو کہ سرکار آئے
مالکِ ملکِ خدا خلد کے مختار آئے

میں کروں جرم پہ جرم اور وہ کریں رحم پہ رحم
کہئے اس پیار پہ اب کیوں نہ مجھے پیار آئے

خوش نصیبی مرے عیبوں کی تو دیکھے کوئی
عیب پوشی کیلئے آپ سے ستار آئے

واہ بگڑی ہوئی تقدیر ترا کیا کہنا
کہ بنانے کیلئے احمدِ مختار آئے

ہو زباں پہ یہ غزل دل میں تصور تیرا
سرِ محشر جو یہ ارمان گنہگار آئے

چلا جہان سے ارمانِ مصطفےٰؐ لیکر
خُدا کے سامنے جاتا ہیں اور کیا لیکر

مزا تو جب ہے عبادت بھی ہو مزا لیکر
خُدا کو یاد کرو نام مصطفےٰؐ لیکر

خُدا کے در سے نہ جائیگا نامراد کبھی
جو آئے نام محمدؐ کا واسطہ لیکر

مروں تمھارے تصوّر میں یا رسول اللہؐ
اُٹھوں تمھاری محبت کا آسرا لیکر

خُدا کی رحمتیں خود آئیں پیشوائی کو
چلا جو سوئے خُدا نام مصطفےٰؐ لیکر

تکیں گے حشر میں سب آسرا شفاعت کا
شفاعت آئے گی خود انکا آسرا لیکر

خُدا کرے تمھیں بن جاؤ مُدّعا میرا
تمھارے سامنے کیا آؤں مُدّعا لیکر

جہاں میں آیا تو آتے ہی ملگیا ارماںؔ
جہاں سے جاؤں تو ارمانِ مصطفےٰؐ لیکر

غزل میں کیوں نہ ہو ارماںؔ بارشِ الہام
شروع کی ہے غزل نامِ مصطفےٰؐ لیکر

فرقت کے تصوّر کی تصویر بدل دیجے
اب تو مری آہوں کی تاثیر بدل دیجے

جب سے تمہیں پایا ہے نازاں ہوں مقدر پر
ہرگز نہ کہوں گا میں تقدیر بدل دیجے

نامہ مری ہستی کا کاتب سے منگا لیجے
عصیاں کی مرے مولا تحریر بدل دیجے

مُجرم تو ہوں میں لیکن مُجرم بھی تمہارا ہوں
رحمت سے گناہوں کی تعذیر بدل دیجے

کھولوں تو تمہاری ہی مدحت میں زباں کھولوں
للہ مری طرزِ تقریر بدل دیجے

سرکار کی فرقت میں اک خواب سا طاری ہے
اس خوابِ پریشاں کی تعبیر بدل دیجے

بتخانۂ دل کو بھی کر دیجے خدا خانہ
اس خانۂ ویراں کی تعمیر بدل دیجے

ارمان کو محشر میں کیوں دھوپ کا کھٹکا ہو
خورشید قیامت کی تنویر بدل دیجے

ذرا اپنا جلوہ دکھا کر تو دیکھو — مجھے اپنا شیدا بنا کر تو دیکھو
نہ جھپکیں گی موسیٰ کی مانند آنکھیں — تجلّی کی بجلی گرا کر تو دیکھو
یہ دل کیا ہے ہم جان تک نذر کر دیں — طلب میں ذرا لب ہلا کر تو دیکھو
نہ جائیگی مٹی بھی اس در سے اُڑ کر — مجھے خاک میں تم ملا کر تو دیکھو
نہ بہکیں گے میخوار ہرگز تمھارے — کوئی جامِ وحدت پلا کر تو دیکھو
پھر اس کوچہ سے کون جاتا ہے آ کر — ذرا اپنے در پر بلا کر تو دیکھو
تمنائے دل لیکے حاضر ہوئے ہیں — ہمیں چشمِ رحمت اُٹھا کر تو دیکھو
ابھی جی اُٹھے قلبِ مُردہ کسی کا — ذرا ایک ٹھوکر لگا کر تو دیکھو
غلاموں کے مجمع میں کیا ہو رہا ہے — ذرا تم بھی پردہ اُٹھا کر تو دیکھو

جہاں بھر ہے اب غیر نظروں میں اسکی
تم ارماں کو اپنا بنا کر تو دیکھو

آؤ پریتم آنکھ میں آؤ پلکوں کی سیج بچھاؤں
تم ہی کوئی ترکیب بتاؤ کیسے تم کو رجھاؤں

تم نے بسارا من سے اُتارا تم بن میرا کون سہارا
میں دکھیارا لاج کا مارا کس کو شکل دکھاؤں

سارے جہاں سے ناتہ توڑا تم سے آ کر رشتہ جوڑا
تم نے مجھ کو کس پر چھوڑا کس سے آس لگاؤں

کِس کو سناؤں اپنی بپتا پوچھے مجھ سے ساری دُنیا
دُنیا بھر سے مطلب ہی کیا تم پوچھو تو بتاؤں

ڈوب گیا امید کا تارا چھایا سب جگ میں اندھیارا
تم دو آ کر دل کو سہارا دل کی جوت جگاؤں

ڈوبی جائے دل کی کشتی اُمڈی آئے آنکھ سے ندی
آنسو میں تصویر تمہاری آنسو کیسے گراؤں

آؤ مُکھ کی مرلی توڑیں تم بھی چھوڑو میں بھی چھوڑوں
من کی مدھر بنسی کو جوڑوں من کے راگ سناؤں

پھولے پھلے گلزارِ ہستی مہکے خوشبو مہر و وفا کی
آپ کریں ارمان نوازی میں ارماں بن جاؤں

سُنا دے تفسیرِ والضحیٰ کی رفعنا ذکرک کی شان والے

دکھادے للّٰہ مصحفِ رُخ اُٹھادے پردہ قرآن والے

تمہاری رفعت کا کیا ٹھکانہ گذر وہاں تک ہو کب کسی کی

مکانِ قوسین ڈھونڈھ ہارا تھکے ہیں سب لامکان والے

تمھیں سمائے ہو بس نظر میں تمھیں بسے ہو دل و جگر میں

تمہارا چرچا جہاں بھر میں تمہارے شیدا جہان والے

کسی کا دم کوئی بھر رہا ہے فغان و فریاد کر رہا ہے

کوئی وفا کیش مر رہا ہے خبر لے اوآن بان والے

خدا کا بندہ ہمیں بنادے خدا کی باتیں ہمیں بتادے

کلامِ معجز بیاں سُنادے ذرا خدا کی زبان والے

وفا کی تصویرِ غم کے پُتلے بنے جو ارمان جی سے ہم تھے

کسی کی اُلفت میں مر کے سمجھے ہمیں تھے دنیا میں جان والے

مٹ جائے تم پہ مومن کی شان ہے تو یہ ہے
ایمان کی جو کامل پہچان ہے تو یہ ہے

دل میں ہے یاد تیری لب پر ہے نام تیرا
اب دین ہے تو یہ ہے ایمان ہے تو یہ ہے

بیٹھا رہوں جمائے دل میں ترا تصوّر
بس میری زندگی کا سامان ہے تو یہ ہے

تو ہو تری گلی ہو میں ہوں مرا یہ سر ہو
دُھن ہے اگر تو یہ ہی اور دھیان ہے تو یہ ہے

بس یاد ہو تو تم ہو اور سب کو بھول جائے
ارمانؔ کو تمھارے ارمان ہے تو یہ ہے

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی حَبِیْبِ اللّٰہِ مُحَمَّدٍ

نَبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ

دُرِّ یتیم

طفلی کو جب ازل میں تبسّم عطا ہوا
آغوشِ مادری کو تنعّم عطا ہوا

معصوم منہ کو دودھ کا قلزم عطا ہوا
اور جب پدر کو کیفِ ترحّم عطا ہوا

اُس وقت غم نصیب یتیمی تڑپ اُٹھی
دیکھا جو اُس کو شانِ کریمی تڑپ اُٹھی

حق نے کہا نشاط لے کہنے لگی نہیں
فرمایا کائنات لے بولی کہ جی نہیں

بازارِ دو جہاں سے کوئی چیز لی نہیں
سب نعمتوں کے نام پہ کہتی رہی نہیں

فرمایا خیر عظمتِ خلقِ عظیم لے
ہو لعل جس سے ماند وہ دُرِّ یتیم لے

ساری فضیلتوں کا مُرقع اُتار کر — ناظورۂ جمال کا نقشہ اُتار کر
حسنِ قدم کی شکل کا خاکہ اُتار کر — اپنے جمال پاک کا چربہ اُتار کر
پالا بصد شکوہ کریمی کی گود میں
پھر دے دیا سجا کے یتیمی کی گود میں

رقصاں ہوئیں سرور کی کرنیں حیات میں — دوڑیں نشاط و کیف کی لہریں حیات میں
اُٹھنے لگیں بہار کی موجیں حیات میں — پیدا ہوئیں خوشی کی ترنگیں حیات میں
دُنیائے تارِ صبح کی تنویر بن گئی
ہستی شبابِ حور کی تصویر بن گئی

گُلفت کا در ہے بند درِ عیش باز ہے — امن و اماں کو مژدۂ عمر دراز ہے
دُنیا کا جو یتیم ہے اب سرفراز ہے — وہ آ رہا ہے جس پہ یتیمی کو ناز ہے
دُنیا اُسی کی تاب کا نقشِ عظیم ہے
یہ قلزمِ حجاز کا دُرِّ یتیم ہے

مطلعِ فاراں کی ایک جھلک

روشنی پردۂ تاریک میں پوشیدہ تھی
خود ضیا، چادرِ ظلمت میں خوابیدہ تھی
جو نظر شمس کی پڑتی تھی وہ دُزدیدہ تھی
ہر کرن تیرگیِ دہر سے ترسیدہ تھی

ظلمت آباد جہاں نور سے بیگانہ تھا
ساری آبادی میں ویرانہ ہی ویرانہ تھا

مہ و خورشید تھے ہر چند درخشاں اب تک
پر اندھیرا تھا جہاں بھر میں نمایاں اب تک
تابشیں رکھتے نہ تھے کاکلِ پیچاں اب تک
زلف لیلائے جہاں میں نہ تھی افشاں اب تک

سربسر محفلِ امکان میں تاریکی تھی
خود تجلّی کے شبستان میں تاریکی تھی

اپنی دُنیا سے ہے خالق کو محبّت بیحد
ہے گنہگار پہ اللہ کی رحمت بیحد
تھے نہاں تیرگی میں رازِ مشیّت بیحد
صبح سے قبل ہوا کرتی ہے ظلمت بیحد

تھا مشیّت کا ارادہ کہ سویرا ہو جائے
اس لئے چاہتی تھی خوب اندھیرا ہو جائے

دہر پر لامعِ قدرت کو ترحُم آیا
بارشِ نور سے دُنیا میں تراکُم آیا
یک بیک قلزمِ رحمت میں تلاطُم آیا
ظلمتیں دیکھ کے جلوؤں کو تبسُّم آیا

مُرتعش ہو کے تجلّی کی شعاعیں سمٹیں
اپنے مرکز کی طرف نور کی موجیں سمٹیں

خالقِ نور نے کی آپ فروزاں اِک صبح
ہوگئی مشرقِ رحمت سے نمایاں اِک صبح
یعنی جھلکی اُفقِ نور سے تاباں اِک صبح
جگمگا اُٹھی سرِ مطلعِ فاراں اِک صبح

نورِ قندیلِ رسالت کا سہارا لے کر
آگیا ختمِ نبوّت کا اجارا لے کر

اے چاند ربیع الاوّل کے

اے چاند ربیع الاوّل کے تو آیۂ رحمت لایا ہے
کونین منوّر جس سے ہوئے وہ نورِ ہدایت لایا ہے
نبیوں نے پڑھا کلمہ جس کا وہ ماہِ رسالت لایا ہے
اسلام مکمّل جس سے ہوا وہ مہرِ نبوّت لایا ہے

سُبحان اللہ سُبحان اللہ
اے چاند ربیع الاوّل کے

دُنیا سے غلامی دور ہوئی دُنیا سے جہالت دور ہوئی
ذہنوں سے تشخص دور ہوا سینوں سے شقاوت دور ہوئی
وہموں کی نحوست دور ہوئی شیطانکی حکومت دور ہوئی
تشریک کی بدعت دور ہوئی تکفیر کی لعنت دور ہوئی

تو رحمت کا پیغام بنا
اے چاند ربیع الاوّل کے

قُربان ہو اے دُنیا والو دُنیا کا اُجالا آتا ہے
رحمت کے ندیدو رحمت کے آغوش کا پالا آتا ہے
وہ سب سے انوکھا آتا ہے وہ سب سے نرالا آتا ہے
خورشیدِ قیامت سی کہدو اِک گیسوؤں والا آتا ہے

اے صلِّ علیٰ اے صلِّ علےٰ
اے چاند ربیع الاوّل کے

اے چاند منور کرتا ہے تو راتیں دُنیا والوں کی
کیا تیری ٹھنڈی کرنوں میں ٹھنڈک ہے دل کے چھالوں کی
جب دل پر ہو حملہ غم کا جب لب پہ ہو یورش نالوں کی
جب قلب پہ بارش ہوتی ہو یاس و حسرت کے بھالوں کی

اُس وقت چمک للّٰہ ذرا
اے چاند ربیع الاوّل کے

جب سوز کی بو ہر سانس میں ہو جب ساز کی لے ہوتا تو نہیں
جب غم نہ ہو دل کا آنکھو نہیں جب لاش ہو دل کی ہا تو نہیں
جب عشق کی برق کڑکتی ہو اشکوں کی کڑی برسا تو نہیں
جب داغ کا چاند چمکتا ہو آہوں کی اندھیری رات تو نہیں

آ میرے چاند کی دیکھ ضیاء
لے چاند ربیع الاوّل کے

تجھے عشق نبیؐ کے چاند بہت مکّے میں اور مدینے میں
تھیں کرنیں مہرِ رسالت کی ہر سینے کے آئینے میں
اِک چاند قرن میں چمکا تھا جوہر جس طرح نگینے میں
اِک چاند بلالؓ کے دل میں تھا اِک چاند ہے میرے سینے میں

آ میرے چاند سے آنکھ ملا
لے چاند ربیع الاوّل کے

اِک بوند لہو کی لیتا جا پُر سوز جگر کے چھالے سے
شاید ہو نیاز تجھے حاصل طیبہ کے بھولے بھالے سے
موقع ہو تو اتنا کہہ دینا رحمت کی اداؤں والے سے
سرکار بھی کیا بیزار ہوئے مایوس کے آہ و نالے سے

لِلّٰہ سفارش کر دینا
اے چاند ربیع الاوّل کے

ارمان کے مرنے جینے کو گلزار مدینہ کافی ہے
سرکار کی چوکھٹ کافی ہے سرکار کا روضہ کافی ہے
والشمس کی کرنیں کافی ہیں والنّور کا جلوہ کافی ہے
واللّیل ہے جسکی مدحت میں اُس زلف کا سایہ کافی ہے

سرکار سے اتنا کہہ دینا
اے چاند ربیع الاوّل کے

سرکارِ دوعالم آتے ہیں

وہ ہادیٔ اعظم آتے ہیں
وہ نورِ مجسّم آتے ہیں
اللہ کے محرم آتے ہیں
سرکارِ دوعالم آتے ہیں

تنزیلِ ہدایت لاتے ہیں
تکمیلِ رسالت لاتے ہیں
اللہ کی رحمت لاتے ہیں
سرکارِ دوعالم آتے ہیں

ارواح کی راحت بٹتی ہے
تسکین کی دولت بٹتی ہے
ایمان کی نعمت بٹتی ہے
سرکارِ دوعالم آتے ہیں

ہر لغزش و عصیاں بخشیں گے
ہر درد کا درماں بخشیں گے
جو چاہو گے ہاں ہاں بخشیں گے
سرکار دو عالم آتے ہیں

کونین پہ جن کا احساں ہے
خود قدرت جن پہ نازاں ہے
ہاں جنکی محبّت ایماں ہے
سرکار دو عالم آتے ہیں

تقدیس کے کلمے گونجیں گے
تکبیر کے نعرے گونجیں گے
توحید کے نغمے گونجیں گے
سرکار دو عالم آتے ہیں

میرا سلام لے جا

عرضی مری حضورِ شاہِ انام لے جا
میرا نیاز نامہ حضرت کے نام لے جا

عاجز کی عرض پیشِ معجز نظام لے جا
مجبورِ غم کا دکھڑا اے شاد کام لے جا

لاکھوں درود باصد عجز تمام لے جا
اے رہروِ مدینہ میرا سلام لے جا

لے میرا شوق دل کے پردوں میں رکھ کے لے جا
لے میری آہ اپنی سانسوں میں رکھ کے لے جا
لے میرے اشک اپنی پلکوں میں رکھ کے لے جا
میری نگاہ اپنی آنکھوں میں رکھ کے لے جا

دل میں چھپا کے میرے دل کا پیام لے جا
اے رہروِ مدینہ میرا سلام لے جا

اشکوں میں اپنے دل کی سب واردات لکھ دوں
دو آنسوؤں میں اپنی کل کائنات لکھ دوں
نظروں میں سرگزشتِ دو حیات لکھ دوں
تیرے لبوں پہ دل کی پوشیدہ بات لکھ دوں
آقا کی بارگاہ میں نذرِ غلام لے جا
اے رہروِ مدینہ میرا سلام لے جا

اشکوں سے کہہ سنانا میرا غمِ نہانی
ہوں دور اور زندہ اے وائے سخت جانی
سرکارِ دو جہاں سے کہنا مری کہانی
کہنا مری کہانی اِک اشک کی زبانی
آنسو میں اپنے رکھ کر میرا پیام لے جا
اے رہروِ مدینہ میرا سلام لے جا

کوئی سحر تو آئے صبحِ وصال بن کر
چوموں درِ نبیؐ کو روحِ خیال بن کر
جا پہنچوں آپ اُن تک اپنا سوال بن کر
ذوقِ اویسؓ بن کر شوقِ بلالؓ بن کر

لے جا یہ عرض میری اے خوش خرام لے جا
اے رہروِ مدینہ میرا اسلام لے جا

طیبہ کا سبز گنبد چھو لیں مری دُعائیں
سُن لیں حضور اکرم ارماں کی التجائیں
منظوم آہ و نالے اپنا اثر دکھائیں
اشعار سُن کے مولا شاید مجھے بلائیں

یہ نظم اے امینِ سدرہ مقام لے جا
اے رہروِ مدینہ میرا اسلام لے جا

الصّلوٰۃ والسّلام

سلام اُس ذات پر جو مرکزِ اُمّیدِ دُنیا ہے
سلام اُس ذات پر جو غم کے ماروں کا مسیحا ہے
خدا پہ ہے بھروسہ اور خدائی پر اجارا ہے
جو ہے مولیٰ کا بندہ اور جو بندوں کا مولا ہے

صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

سلام اُس پر جو سب کی ٹوٹی آسونکا سہارا ہے
سلام اُس پر وظیفہ ہر گھڑی جس کو ہمارا ہے
جسے رحمت بنا کر حق نے دُنیا میں اتارا ہے
جسے اُمت کی خاطر اپنی ہر زحمت گوارا ہے

صلوٰۃ اللہ سلامُ اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃ اللہ سلامُ اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

سلام اے رحمتِ کبریٰ سلام اے نعمتِ عظمیٰ
سلام اے مبدءِ اولیٰ سلام اے مرسلِ اُخریٰ
خدا کے علم کا تم راز احسن مقصدِ اعلیٰ
تمہارا وصف ما ینطق تمہاری مدح ما اوحیٰ

صلوٰۃ اللہ سلامُ اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

ازل میں خلق کی مشکل کشائی نے تمھیں دیکھا
خوشی سے جھوم اُٹھی جب بے نوائی نے تمھیں دیکھا
شبِ معراج شانِ کبریائی نے تمھیں دیکھا
خدا کو تم نے دیکھا اور خدائی نے تمھیں دیکھا

صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

تمھاری معرفت ہی معرفت ذاتِ الٰہی کی
تمھارا تذکرہ تکمیل ایماں کی گواہی کی
ضمانت تم نے لی ہے حشر میں عالم پناہی کی
تمھارا نام لینا ہی سند ہے بے گناہی کی

صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

حدیث کُن سے پہلے تم جنابِ حق سے واصل تھے
قدم کے تخلیے میں صورتِ انوار داخل تھے
مشیّت کے تکلّم میں تمہارے لفظ شامل تھے
ابھی محفل نہ تھی قائم مگر تم جانِ محفل تھے

صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

شریعت میں نبی اور بندۂ مولا سمجھتے ہیں
حقیقت میں جمالِ یار ذات کا پردہ سمجھتے ہیں
مگر ارشادِ او ادنیٰ کا جو منشا سمجھتے ہیں
رسول اللہ خدا جانے وہ تمکو کیا سمجھتے ہیں

صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃُ اللہ سلامُ اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

بکمالِ حسن ہو انوارِ قدرت کا کرشمہ ہو
جھلکتا ہے خدا کا نور جس سے تم وہ پردہ ہو
جہاں بھر کے گنہگاروں کی بخشش کا ذریعہ ہو
غرض یہ ہے خدا کی شانِ رحمت کا خلاصہ ہو

صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

تجلی تم ہو اور گلزارِ دنیا ہے جلو خانہ
ذرا دُہرا بھی دو پھر وادیِ ایمن کا افسانہ
سراپا نور ہاں پھر کوئی جلوہ بے حجابانہ
حریمِ قدس میں حاضر ہے ارماں تشنہ کامانہ

صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیٰ طٰہٰ رسول اللہ
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیٰ یٰسین حبیب اللہ

وہ جانِ زندگی ہیں صدقے حیات اُن پر
قُربان دو جہاں کی کُل کائنات اُن پر
افشا کیے خدا نے اسرارِ ذات اُن پر
موزوں ہیں ذاتِ حق کی ساری صفات اُن پر
دائم سلام اُن پر پیہم صلوٰۃ اُن پر

حُسنِ قدم کے جلوے چہرے سے ہیں نُمایاں
اُن کے جمال کا ہے اِک ذرّہ مہرِ تاباں
رحمت سے دل ہی مملو نعمت سے پُر ہے داماں
تقسیم کر رہے ہیں دُنیا کو فضلِ یزداں
دائم سلام اُن پر پیہم صلوٰۃ اُن پر

بعدِ خدا گرامی سب سے ہے ذات اُن کی
حق کی صفات سے ہیں مِلتی صفات اُن کی
دونوں جہان اُنکے کُل کائنات اُن کی
کوثر ہے اُن کا صدقہ جنّت زکوٰۃ اُن کی
دائم سلام اُن پر پیہم صلوٰۃ اُن پر

قادر سے انکی اُلفت قدرت پہ اُن کا قبضہ
کونین کے وہ مالک نعمت پہ اُن کا قبضہ
بخشش پہ انکا قابو رحمت پہ اُن کا قبضہ
محشر میں راج انکا جنّت پہ اُن کا قبضہ

دائم سلام اُن پر پیہم صلوٰۃ اُن پر

ہر فعل معجزہ ہے ہر شان ہے کرامت
ہر لفظ وحیِ مطلق ہر بات شرحِ آیت
ہر جُرم کے مُقابل سیلابِ جوشِ رافت
ہر بندۂ خطا پر رحمت کرم مُروّت

دائم سلام اُن پر پیہم صلوٰۃ اُن پر

حور و ملک تصدّق انسان ان پہ صدقے
انجیل ان پہ قربان قرآن ان پہ صدقے
ارمان کو ہے ارماں ہو جان ان پہ صدقے
ایمان کی تو یہ ہے ایمان ان پہ صدقے

دائم سلام اُن پر پیہم صلوٰۃ اُن پر

مشامِ جانِ مضطر کو سنگھا نکہت محمدؐ کی
یہ حسرت ہے کہ یارب کر عطا حسرت محمدؐ کی
جو نعمت بخشنا چاہے تو دے چاہت محمدؐ کی
جو دل بخشے تو دل میں بخش دے الفت محمدؐ کی
جو آنکھیں دے تو دکھلا دے خدا صورت محمدؐ کی

عذابِ نار ہو تکلیف ہو کچھ بھی ہو دوزخ میں
نہ ہو جس کا کوئی جائیگا وہ اعراف دوزخ میں
مجھے کیا کام دوزخ میں جاؤں میں جو دوزخ میں
مرے اعمال تو لے ہی چلے تھے مجھکو دوزخ میں
بھلے سے راستے میں مل گئی رحمت محمدؐ کی

مرے ستّار تیری شانِ ستّاری کا کیا کہنا
محمدؐ سا نبی بھیجا ہے غفاری کا کیا کہنا
سراپا معصیت ہوں میں خطاواری کا کیا کہنا
تعالی اللہ میری معصیت کاری کا کیا کہنا
کہ عاصی بن کے میں نے لوٹ لی رحمت محمدؐ کی

خدا ان کا محب ٹھیرا وہ محبوبِ خدا ٹھیرے
ہمیں بھی ان سے نسبت ہے ہمارے وہ ہیں ہم اُنکے
ہمارا ہمنوا ہو کر ذرا رضواں بتا تو دے
مسلمانوں کو کوئی خلد میں روکے تو کیوں روکے
کہ یہ جنت محمدؐ کی تو وہ اُمت محمدؐ کی

گناہوں سے خجل ہوں میری حالت تو کوئی دیکھے
خدا کی مجھ سے عاصی پر عنایت تو کوئی دیکھے
رسولِ ہاشمی کی مجھ پہ شفقت تو کوئی دیکھے
مری شانِ گنہگاری کی قسمت تو کوئی دیکھے
شفاعت کو کھڑی ہے حشر میں رحمت محمدؐ کی

اِدھر آؤ تمھیں اسرارِ لاہوتی بتاتے ہیں
اِدھر آؤ تمھیں اخبارِ ناسوتی سُناتے ہیں
رموزِ کُنتُ کنزاً سے ابھی پردہ اُٹھاتے ہیں
خدا کے خُلق کسکو دیکھنا ہیں ہم دکھاتے ہیں
خدا کی ہے وہی عادت جو ہے عادت محمدؐ کی

مُسلماں اور جہنم کی سزا اِس طرح ممکن ہے
عذاب اُمتِ خیر الوریٰ کس طرح ممکن ہے
ہم انکے ور غضب میں مُبتلا کس طرح ممکن ہے
ذرا سمجھا دو تو ہم کو بھلا کس طرح ممکن ہے
کہ ہم دوزخ میں ہوں دیکھا کرے رحمت محمدؐ کی

گُناہوں میں کٹی ہے عمر بھر میں نے کیا کیا ہے
محمدؐ کی شفاعت کے سوا یاں آسرا کیا ہے
خدا سے پوچھ لو میرے لئے حُکمِ خدا کیا ہے
فرشتو پوچھتے کیا ہو مرے پلّے دھرا کیا ہے
بس اِک کلمہ محمدؐ کا بس اِک اُلفت محمدؐ کی

کوئی انوارِ لاہوتی کو پیہم دیکھنا چاہے
کمالِ حسن انسانی کا عالم دیکھنا چاہے
جو برقِ طور کے جلوؤں کو برہم دیکھنا چاہے
خدا کی رحمتوں کو جو مجسّم دیکھنا چاہے
تو آجائے دکھادیں گے اُسے صورت محمدؐ کی

سرِ عرشِ عُلا نعلین خانہ بن گیا جس کا
زمانے میں حریمِ ناز کعبہ بن گیا جس کا
جمالِ وادیٔ ایمن نمونہ بن گیا جس کا
بنا کر آپ صورت گر ہی شیدا بن گیا جس کا
گر ایسی تھی کوئی صورت تو تھی صورت محمدؐ کی

فروغِ آیۂ والشمس غازہ بن گیا جس کا
شبِ اسریٰ پر جبریل زینہ بن گیا جس کا
وہ مولا خود ہی مشتاقِ تولّا بن گیا جس کا
بنا کر آپ صورت گر ہی شیدا بن گیا جس کا
گر ایسی تھی کوئی صورت تو تھی صورت محمدؐ کی

مرے دل میں اگر ارمان ہو یارب تو ہو تیرا
غرض آٹھوں پہر اب دھیان ہو یارب تو ہو تیرا
جو متوالا دلِ نادان ہو یارب تو ہو تیرا
ترے ارمان کو ارمان ہو یارب تو ہو تیرا
جو دل میں کوئی حسرت ہو تو ہو حسرت محمدؐ کی

دو عالم کا حاجت روا جانتی ہے
مصیبت میں مشکل کشا جانتی ہے
غریبوں کا اِک آسرا جانتی ہے
بتا دوں تمھیں خلق کیا جانتی ہے
تجلّیٔ ذاتِ خدا جانتی ہے

یہ اب شانِ جلوت ہو یا رمزِ خلوت
ہے منظور بے شبہہ ناظر کی صورت
محبت میں کیا وحدت اور کیسی کثرت
تمھیں یا نبیؐ میری چشمِ حقیقت
اِک آئینۂ حق نما جانتی ہے

رُخِ پُر ضیاء عکسِ انوارِ وحدت
عیاں جس سے ہے صاف صانع کی قدرت
کوئی میری آنکھوں سے دیکھے یہ صورت
تمھیں یا نبیؐ میری چشمِ حقیقت
اِک آئینۂ حق نما جانتی ہے

خدا کے ہو محبوب بندے اگر ہو
خدائی سے افضل ہو محمود تر ہو
خدا وہ کہے تم سے جو بے خبر ہو
خدا جس پہ عاشق ہے تم وہ بشر ہو
مری عقل اتنا پتہ جانتی ہے

صنم خانۂ دل کو کعبہ بنایا
خدا کے مکاں کو بتوں سے چھڑایا
خدا کی رضا کا طریقہ بتایا
خدائی کو تم نے خدا سے ملایا
خدائی تمھیں کو خدا جانتی ہے

غلاموں کو بلوائیں مولا مدینے
مقدر سے یہ دن میسر بھی ہونگے
وہ روضہ کی جالی وہ چوکھٹ وہ پردے
درِ مصطفےٰ پر وہ ارماں کے سجدے
جبیں ہی کچھ اُن کا مزا جانتی ہے

یاد میں اپنی لگالے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

تیرے ہی در سے آس لگی ہے
جان قدم کے پاس لگی ہے
پاس ہی اپنے بُلالے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

نام ترا محبُوبِ خدا ہے
آسرا تیرا سب کو لگا ہے
قیدِ الم سے چھڑالے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

مُدَّثِّر کی چادر اوڑھے
مُزَّمِّل کی کملی پہنے
دوش پہ زلفیں ڈالے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

ساری خدائی اپنی خدا نے
لطف و کرم کے سارے خزانے
کر دئے تیرے حوالے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

بحرِ گناہ میں غرق ہوئے ہم
لینا کھویا ڈوب چلے ہم
ڈوبے ہوؤں کو ترالے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

اب تو خطائیں بخش دے آقا
تو نہ سُنے تو کون سُنے گا
نارِ سقر سے بچا لے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

دفترِ عصیاں کالا ہے سارا
تیرے سوا ہے کس کا سہارا
آ کملی میں چُھپا لے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

یٰسین کا سہرا سر پہ سجا ہے
طٰہٰ کا طُرّہ اُس پہ لگا ہے
تاجِ شفاعت والے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

صلِّ علیٰ کا پرچم سر پر
اُمّت کا غم دل کے اندر
سارے جہاں سے نرالے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

خادم تیرا . بردہ تیرا
کس کا ہے ارماں تیرا تیرا
روضے پہ بُلوا لے شاہِ مدینہ گیسوؤں والے

طیبہ کا کملی والا ہے دونوں جہاں سے نرالا

کونین ہے اُسکی پناہوں میں

جنّت ہے اُسکی راہوں میں

رحمت کی جوت نگاہوں میں

اُمّت کا ہے متوالا طیبہ کا کملی والا........

جب سارا عالم سوتا ہے

وہ غم میں ہمارے روتا ہے

اُمّت کے عصیاں دھوتا ہے

وہ حوضِ کوثر والا طیبہ کا کملی والا.........

باتوں میں ادائیں رحمت کی

دامن میں ہوائیں رحمت کی

زلفوں میں گھٹائیں رحمت کی

چہرے پر نور کا ہالا طیبہ کا کملی والا........

قبضے میں ٹھکانے نعمت کے
مٹھی میں خزانے نعمت کے
نظروں میں بہانے نعمت کے
چہرہ ہے بھولا بھالا طیبہ کا کملی والا ....

اپنوں کے ساتھ وفائیں ہیں
غیروں کے ساتھ عطائیں ہیں
دشمن کے حق میں دعائیں ہیں
اخلاق ہیں کیسے اعلیٰ طیبہ کا کملی والا ....

تم سارے جہاں کو دولت دو
مسلم کو ذوقِ عبادت دو
ارماں کو اپنی محبت دو
یہ جنس ہے سب سے اعلیٰ طیبہ کا کملی والا ....

اے امینِ سرِّ ذات اے مہبطِ روحُ الامیں
اے سراپا نورِ حق اے حاملِ نورِ مُبیں
اے کہ ذاتت قاسمِ گنجینۂ حق الیقیں
یا محمد مصطفےٰ محبُوبِ حق سُلطانِ دیں
انت مولا انت ہادی انت ختم المرسلیں

اے غریبوں کے سہارے اے شفیع المذنبیں
اے نبیِ کائناتِ اوّلین و آخریں
اے خدا کے رازداں اے عرش کے کُرسی نشیں
یا محمد مصطفےٰ محبُوبِ حق سُلطانِ دیں
انت مولا انت ہادی انت ختم المرسلیں

راحت و آرام خلق اللہ عین راحتت
بر رفیقاں رحمتت بر دُشمناں ہم شفقتت
سایہ گستر بر سرِ کونین ظلِّ رافتت
چوں نباشد ہر دو عالم فیضیابِ رحمتت
اِنک ما جار الا رحمت اللعالمیں

نعمتِ کونین ملتی ہے تمہاری معرفت
اس جہاں میں منفعت اور اُس جہاں میں مغفرت
دو جہاں میں دوست دشمن سب پہ یکساں مرحمت
چوں نباشد ہر دو عالم فیضیابِ رحمتت
انک ماجار الآ رحمت اللعالمیں

مصحفِ رُخسار تو تزئینِ اورنگِ دنیٰ
ابروئے خمدارِ تو محراب ایوانِ ہدیٰ
چشمِ حق بینِ تو زینت بخشِ کحلِ ما طغیٰ
نورِ تو نورِ خدا حسنِ جبیں بدر الدجیٰ
روئے تو شمس الضحیٰ واللیل زلفِ عنبریں

مصحفِ رُخسار ہیں آئینۂ دل کی جلا
آپ کی محراب ابرو سجدہ گاہِ اتقیا
آپ کی چشمِ مبارک چشمِ ایماں کی ضیا
نورِ تو نورِ خدا حسنِ جبیں بدر الدجیٰ
روئے تو شمس الضحیٰ واللیل زلفِ عنبریں

اُمّتانت آمدہ شوریدہ سر تفتہ جگر
بے کس و بے یار اُفتادہ بخاکِ رہگذر
چشمِ رحمت برکُشا و جانبِ ارماںؔ نگر
یارسول اللہ بسوئے ما غریباں یک نظر
تشنہ لب مائیم تو دریائے رحمت بالیقیں

اے خدا کے دیکھنے والے ذرا دیکھو ادھر
آپ کا در چومنے والے پھریں کیوں دربدر
ڈال دیجئے فضل و رحمت کی نظر ارماںؔ پہ
یارسول اللہ بسوئے ما غریباں یک نظر
تشنہ لب مائیم تو دریائے رحمت بالیقیں

موجِ رحمت شده دمساز خرامیدن تو

جاں بمُرده دہد اعجاز خرامیدن تو

سر فدائے روشِ ناز خرامیدن تو

دل کُند سجده به انداز خرامیدن تو

دیده صد شکر بجا آورد از دیدنِ تو

نقد جاں باختہ مردانِ حرم در بویت

وقفِ سجده دلِ پاکانِ دو عالم سویت

کعبۂ معرفت و قبلۂ ایماں کویت

نورِ مطلق متجلّی ز جمالِ رویت

کافر است آنکه کُند منع پرستیدنِ تو

اے مسیحائے زماں داروئے دردِ مائی
کاش بالینِ مرا از قدمت آرائی
حسرت آنست کہ پایت بہ جبینم سائی
تا شنیدم کہ بہ پرسیدنِ بیمار آئی
کرد بیمار مرا حسرتِ پرسیدنِ تو

رنج تازہ دلِ غم دیدہ بہر لحظہ خورد
گہہ بہوش آید و از ہوش گہے درگذرد
گہہ دہد صبر گہے دامنِ صبرم بدرد
گہے جاں بخشد و گہہ جانِ من از تن ببرد
گاہ پرسیدنِ تو گاہ نہ پرسیدنِ تو

پیش او کوششِ اظہارِ غمت بے ادبی ست
وصلِ او را چو کند طمع دلت بے ادبی ست
گر بہ پایش نہی ارمانِ سرت بے ادبی ست
اے حسنؔ بوسہ بہ پایش زدنت بے ادبی ست
پائے نازک نہ شود رنجہ بہ بوسیدنِ تو

تو نیّرِ من ذرّہ ام از مہرِ تاباں کُن مرا
چوں شب سراپا ظلمتم مہرِ درخشاں کُن مرا
از پرتوِ انوارِ خود قسمت فروزاں کُن مرا
اے ماہِ خوباں یک شبِ باخویش مہماں کُن مرا
وز آفتابِ روئے خود چوں صبح خنداں کُن مرا

کہتے ہیں اُلفت سوز ہے اچھا تو سوزش ہی سہی
لیکن نمایاں نار سے ہوتا ہے آخر نور بھی
دل نار ہو یا نور ہو منزل تو ہے اس میں تری
دارم دلِ آتشکدہ آخر خلیلِ من توئی
بر من فروزاں یک دمے آتش گلستاں کُن مرا

یہ طرّۂ دیندار کش یہ گیسوئے ایماں شکن
یہ تابشیں یہ پیچ و خم یہ اُلجھنیں اور یہ پھبن
ہر بال میں فتنے سو ہر فتنے میں سو سو بانکپن
افگندہ زلفِ کافرت اشکالہا در دینِ من
زاں مے کہ چشمت مست شد امروز غلطاں کُن مرا

ارماں پر نثار درت اے وقت عشاقِ تو خوش

افگندہ سر بر درگہت اے وقت عشاقِ تو خوش

ہموارہ رہ اُلفتت اے وقت عشاقِ تو خوش

سکیں حسن می گویدت اے وقت عشاقِ تو خوش

گر من از ایشاں نیستم در کار ایشاں کُن مرا

اُٹھادو للّٰہ رُخ سے پردہ حضورِ انور حضورِ انور
دکھادو شانِ خدا کا جلوہ حضورِ انور حضورِ انور

ہماری مایوسیوں کا قصہ ہماری ناکامیوں کا دُکھڑا
سنائیں کیا کون اب سُنے گا حضورِ انور حضورِ انور

دوئی کا پردہ اُتار پھینکا گنہگاروں سے منہ چھپایا
کیا غلاموں سے خوب پردہ حضورِ انور حضورِ انور

فراق کی آفتوں کے مارے کھڑے ہیں در پر غلام سارے
پکار ان کی سنو خدارا حضورِ انور حضورِ انور

غریب پرور کرم تمہارا ہے بے سہاروں کا اِک سہارا
نگاہِ رحمت سے ہو اشارہ حضورِ انور حضورِ انور

تجلّیوں کی جھلک دکھادو نہیں تو آواز ہی سُنادو
نہیں تحمّل کا اب تو یارا حضورِ انور حضورِ انور

تمہیں سے معروضِ مدّعا ہے تمہیں سے خاموش التجا ہے
تمہیں ہو ارمان کا سہارا حضورِ انور حضورِ انور